فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ ۱۵ احسان ۱۳۵۰ ہش ، ۱۵ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

38

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۲ اور ۱۳ احسان کی رپورٹ مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

"کل دن بھر سر درد کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے آمین۔

میرے پھوپھا جان مکرم عبدالمجید صاحب آف ڈرگ روڈ کراچی پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار تھے۔ سول ہسپتال کراچی میں ڈاکٹر جب انکا اپریشن کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ انہیں مثانہ کے کینسر کی تکلیف ہے۔ جو بہت پھیل چکا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر فہمیدہ، فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد بلڈ پریشر اور ضعف دماغ و قلب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

(غلام احمد فرخ مربی۔ حیدرآباد)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

یہ حدیث نبوی ہم سب کے یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ۔ یعنی مومن کا وعدہ ایسا پکا اور سچا ہوتا ہے جیسے وہ چیز ہاتھ میں ہے۔ یہ حدیث گو ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو یاد ہے اور وہ خدا کے فضل سے اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ارشاد خداوندی ہے کہ

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(ترجمہ) یاد دلاتا رہ۔ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔

اس ارشاد کی تعمیل میں ان تمام مخلصین کی خدمت میں جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک میں وعدے لکھوائے ہیں عرض ہے کہ اپنے وعدوں کو بروقت پورا کرنے کا فوری خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہر احمدی نوجوان کے دل میں یہ احساس ہمیشہ زندہ رہنا چاہیئے کہ اسلام نے بہرحال دُنیا پر غالب آنا ہے

اور ہم نے اس غلبہ کے دن کو قریب تر لانے کے لئے ہر ممکن قُربانی پیش کرنی ہے

خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں تربیتی مرکزی کلاس کی اختتامی تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

ربوہ ۱۰ احسان۔ آج بعد نماز عصر ایوان محمود میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں طلباء سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ ہر احمدی نوجوان کے دل میں یہ احساس ہمیشہ زندہ رہنا چاہیئے کہ اسلام نے بہرحال دنیا پر غالب آنا ہے اور ہم نے اس غلبہ کے مبارک دن کو نزدیک سے نزدیک تر لانے کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنی ہے اگر ہم ایسا کریں گے تو جس طرح ہم آج اللہ تعالیٰ کے پیار و محبت کے سلوک کو دیکھ رہے ہیں اسی طرح آئندہ بھی ہمیشہ اس کے حسن و احسان کے جلوے دیکھتے چلے جائیں گے حضور نے فرمایا تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ اسلام ہر زمانہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا ہے اس میں شک نہیں کہ درمیان میں کچھ وقت ایسا بھی آیا جبکہ مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں مدہم پڑ گئیں لیکن یہ محض ایک عارضی وقفہ تھا ——— اور یہ وقفہ بھی بجائے خود صداقت اسلام کی ایک دلیل ہے کیونکہ یہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ظہور میں آیا۔ مگر بہرحال بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو تاریخ اسلام یہی بتاتی ہے کہ اسلام ہر زمانہ اور ہر دور میں ترقی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ بظاہر تنزل کے زمانہ میں بھی بہت بڑی تعداد میں لوگوں کے قلوب کو جیتتا رہا۔

حضور نے فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایک انقلابی مذہب ہے وہ دنیا میں رونما ہونے والے لحظہ بہ لحظہ انقلاب اور تغیر کے باوجود ہر زمانہ اور ہر دور میں انسان کی مکمل راہ نمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک نام کتاب مکنون بھی ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ حالات جو آج ظاہر نہیں ہوتے اور وہ اُلجھنیں جو آج پردہ میں ہیں اور کل کو ظاہر ہونے والی ہیں ان سب کا علاج اور حل تا قیامت اس کتاب میں موجود ہے اور وہ حل ایسا ہوگا جو قلوب کو مطمئن کرنے والا ہوگا۔

حضور نے مثالیں دیکر واضح فرمایا کہ آج جو تحریکیں موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اٹھی ہیں وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو چکی ہیں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و راہنمائی حاصل نہیں۔ یہ تائید و نصرت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے اس لئے وہی ان مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں غلبۂ اسلام ہی کے لئے قائم کیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی بچے اور ہر احمدی نوجوان کے دل میں یہ احساس ہمیشہ غالب اور زندہ رہنا چاہیئے کہ اسلام نے ہی دنیا پر غالب آنا ہے اور اس کے تمام مسائل کو حل کرنا ہے اور ہم نے اپنے عملی نمونہ اور اپنی قربانیوں کے ذریعے غلبہ اسلام کے دن کو نزدیک سے نزدیک تر لانا ہے لوگ دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور جتنا وہ دُنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں ان کی بے اطمینانی اور پریشانی بڑھتی چلی جاتی ہے اور مسائل زیادہ اُلجھتے چلے جاتے ہیں اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو بتائیں کہ حقیقی اطمینان صرف اسلام ہی عطا کر سکتا ہے۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے جو راستہ متعین کر دیا ہے وہی سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ تک ہمیں پہنچا سکتا ہے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے اس راستہ پر آگے ہی آگے چلتا چلا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کے جلوے ہمیشہ ہی ہم دیکھتے رہیں۔ آمین

حضور کا یہ روح پرور خطاب کم و بیش نصف گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد حضور اللہ اکبر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعروں کے درمیان واپس تشریف لے گئے اور یوں مجلس خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگی۔

کلاس کے مختصر کوائف

یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت رہی۔ اس کی کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں ۲۶۵ مجالس کے ۴۴۴ خدام شامل ہوئے جبکہ گذشتہ سال ۱۳۹ مجالس کے ۲۱۷ خدام شامل ہوئے تھے۔ کلاس کے اختتام پر طلبہ کا امتحان لیا گیا جس میں ۴۰۳ طلباء شامل ہوئے اور ان میں سے ۳۶۳ کامیاب قرار پائے۔ جب

(باقی صفحہ ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵- احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی تسخیری صلاحیت اور داعیانہ قوت کا احیاء

لائل پور سے شائع ہونے والے ایک دینی ہفت روزہ کے شمارہ بابتہ ۴؍ جون ۱۹۷۱ء میں ایک مقالہ بعنوان "اسلام کی دعوت لے کر اٹھیے" شائع ہوا ہے جس میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ دنیا میں قومیں تسخیری قوت کے بل پر زندہ رہتی ہیں۔ جو قوم تسخیر کی طاقت سے محروم ہو وہ زندگی کے حق سے بھی محروم کر دی جاتی ہے۔ یہ تسخیری صلاحیت دو ذرائع سے حاصل ہوتی ہے ایک مادی قوت دوسرے داعیانہ قوت۔ مادی قوت جس کے بل پر موجودہ زمانہ میں مغرب نے ترقی کی ہے۔ ظلم پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ برخلاف اس کے داعیانہ قوت کسی مادی سہارے کی محتاج نہیں ہوتی۔ وہ اپنی نظریاتی طاقت کے بل پر اشخاص اور قوموں کو مسخر کرتی ہے

تسخیری صلاحیت حاصل کرنے کے ان دو ذرائع پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد مقالہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی نظریاتی صداقت اور داعیانہ سپرٹ کے ذریعہ ابھرا اور سارے عالم میں پھیلتا چلا گیا۔ موجودہ زمانہ میں دنیا بھر میں مسلمانوں کی پستی اور مغلوبیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ داعیانہ سپرٹ سے عاری ہو چکے ہیں اس پستی اور مغلوبیت کا علاج اس کے سوا اور کوئی نہیں کہ مسلمانوں میں داعیانہ سپرٹ کو پھر اسی طرح بیدار کیا جائے جس طرح وہ قرن اوّل میں بیدار ہوئی تھی۔ اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ ان کی فلاح کا نہیں ہو سکتا۔

مقالہ میں پیش کردہ ان نظریات سے ہمیں پورا اتفاق ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی پستی اور مغلوبیت کی جو وجہ اس میں بیان کی گئی ہے وہ بھی اپنی جگہ بالکل درست ہے۔ یہ ان نظریات کے عین مطابق ہے جنہیں اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے بڑی شدومد کے ساتھ پیش کیا ہے اور صرف پیش ہی نہیں کیا بلکہ ان پر عمل پیرا ہو کر اشاعت و غلبۂ اسلام کے میدان میں نمایاں کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ ہی یہ ہے کہ آپ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہو کر یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ آپ کے متبعین میں داعیانہ سپرٹ پھر اسی طرح بیدار ہوئے بغیر نہ رہی جس طرح وہ قرن اوّل میں بیدار ہوئی تھی

جب یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ مسلمانوں کی پستی اور مغلوبیت کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں میں داعیانہ سپرٹ کو پھر اسی طرح بیدار کیا جائے جس طرح وہ قرن اوّل میں بیدار ہوئی تھی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند جلیل کی صداقت جسے خدا نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس زمانہ میں خود اپنے پاس سے بھیجا ہے روز روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی جب کہ اس نے فی الواقعہ یہ سپرٹ اپنے متبعین میں پوری عظمت و جلالتِ شان کے ساتھ بیدار کر دکھائی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے اور غالب کرنے کے سامان کر دکھائے اور ایک دنیا کو اس کے اس حیرت انگیز کارنامے کی انجام دہی کو تسلیم کرنا پڑا۔ چنانچہ چوہدری افضل حق صاحب مرحوم نے لکھا:۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گیا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۲۴)

اسی طرح مولانا ظفر علی خان مرحوم ایڈیٹر "زمیندار" نے لکھا:۔

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں، جو ایثار، کمربستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمتِ اسلام کر کے دکھادی"

(اخبار "زمیندار" لاہور ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء)

ازیں قبل جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ "صوفی" نے ۱۹۲۱ء میں جماعت احمدیہ کی تسخیری صلاحیت اور داعیانہ سپرٹ کا ان الفاظ میں ذکر کیا:۔

"اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ احمدی جماعت نے ہندوستان سے باہر وہ کام کر دکھلایا جو کسی ملک کے مسلمانوں نے اس وقت تک نہیں کیا تھا۔ یہ جماعت کوشش کر رہی ہے کہ دنیا کے تمام حصوں میں اپنے مسلک کی تبلیغ کا کام جاری کر دیں چنانچہ چین، افریقہ، آسٹریلیا وغیرہ میں ان کی مشنری کام کر رہی ہے۔ اور امریکہ میں بھی ان کے مبلغ محنت سے کام سر انجام دے رہے ہیں۔ امریکہ میں ان کو قدم رکھے ہوئے دوسرا سال ہے لیکن اس قلیل عرصہ میں انہوں نے وہاں کافی مقبولیت حاصل کر لی ہے ... ... ہم احمدی جماعت کی اس قوت عمل کو ایک نمونہ کی صورت میں ضرور پیش کرنا چاہتے ہیں جو غالباً بہترین درس عمل ہے۔"

(رسالہ صوفی اکتوبر ۱۹۲۱ء)

ہمیں چالیس پچاس سال پہلے کے زمانہ میں جانے کی ضرورت نہیں خود جس دینی ہفت روزہ کے مقالہ کا ہم نے اس مضمون کے شروع میں ذکر کیا ہے وہ خود اپنے اس مقالہ میں جماعت احمدیہ کی تسخیری صلاحیت اور داعیانہ قوت پر حیرت و استعجاب کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"قادیانی جن کو ہمارے علماء متفقہ طور پر کافر قرار دے چکے ہیں ان کا عالم یہ ہے کہ مغربی دنیا میں "اسلامی مبلغ" کا مقام انہیں حاصل ہے اور جب کوئی عالمی کانفرنس، مذاہب کے بارہ میں ہوتی ہے۔ تو اسلام کی نمائندگی کے لئے قادیانیوں کو بلایا جاتا ہے"

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ کیا یہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا ایک تابندہ اور درخشندہ ثبوت نہیں ہے کہ آپ نے ایک ایسے وقت میں جب کہ بقول چوہدری افضل حق صاحب مرحوم "اسلام جسدِ بے جان تھا" احیاء اسلام کا فریضہ اس شان سے ادا کر دکھایا کہ اس کی تسخیری صلاحیت اور داعیانہ قوت پھر پہلے ہی کی طرح بروئے کار آکر چار دانگ عالم میں اس کا بول بالا کرنے لگی ہے اور یقیناً ہے۔ بشرطیکہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔

موت کی دسترس سے باہر

یہ دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ اس دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جسے بقائے دوام حاصل ہو اسی طرح ہر انسان کے لئے بھی موت مقدر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو حیات اخروی نصیب ہوتی ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ پھر اس کے لئے اس دنیا میں عمل کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جاتا ہے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر انسان چاہے اور اس کے لئے حقیقی کوشش بروئے کار لائے تو اس دنیا میں کئے جانے والے اعمال میں سے تین عمل ایسے ہیں جن کے ساتھ مرنے کے بعد بھی انسان کا تعلق رہتا ہے یعنی مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب اسے ملتا چلا جاتا ہے اور اس ثواب میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ اس بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ۔ یعنی موت بجز تین اعمال کے باقی تمام اعمال سے انسان کا تعلق توڑ دیتی ہے ایک وہ خیرات جس کا اثر ہمیشہ جاری رہے، دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچے تیسرے نیک اولاد جو اس کی مغفرت کے لئے دعا کرتی رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے انفاق فی سبیل اللہ، تعلیم و تدریس اور تربیت اولاد کی اہمیت ظاہر و باہر ہے کیونکہ یہی تین ایسے عمل ہیں جو گویا کہ موت کی دسترس سے باہر ہیں۔

"نصرت تبشیر سکیم" کے تحت غانا (مغربی افریقہ) کے شمالی علاقوں میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی مساعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

39

بارہ سو میل کا تبلیغی سفر۔ دس نئی جماعتوں کا قیام ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) افراد کا قبول احمدیت

(مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب مبلغ غانا)

غانا کے شمالی اور بالائی ریجنوں میں عیسائیت اور چرچ کے لیڈروں کی سرگرمیوں اور مسلمانوں اور غریب مشرک آبادی کی ناگفتہ بہ حالت کی اطلاع مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر و مشنری انچارج غانا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی اور ان علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کیلئے ایک خاص پروگرام پیش کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست کی۔ جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش خاص دعا فرمائی نیز اس پروگرام کا نام "نصرت تبشیر سکیم" ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس سکیم کے ماتحت یہاں کے تمام مقامی مبلغین و واعظین اور پاکستانی مبلغین کو قافلہ میں شامل کیا گیا جن کی کم و بیش تعداد تیس سے اوپر تھی۔ پروگرام کی اطلاع بذریعہ سرکلر تمام احباب کو کر دی گئی نیز تمام مبلغین کو اطلاع کی گئی کہ وہ اپنے اپنے اسٹیشنوں سے یکم مارچ کو کماسی مشن ہاؤس پہنچ جائیں۔ جہاں سے تمام قافلہ کو منظم کر کے اکٹھی روانگی ہوگی۔

مبلغین کی کماسی میں آمد و قافلہ کی روانگی

تمام مبلغین مختلف علاقوں سے یکم مارچ کو کماسی پہنچ گئے ان کے آنے سے مشن ہاؤس اور احمدیہ مسجد اور تمام محلہ رونق سے بھر گیا صبح و شام جگہ جگہ پر جمگھٹے لگے رہتے جہاں پر مذہبی گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا اور مبلغین کی تلاوت قرآن مجید کی آوازوں سے ماحول زندہ رہتا کبھی نعروں سے فضا گونج اٹھتی اور کبھی ٹیپ ریکارڈ سے عرب قاریوں کی تلاوت قرآن مجید کی سریلی و پُر تاثیر آواز سے تمام محلہ میں ایک روحانی کیفیت طاری ہو جاتی۔

تمام مبلغین کے کماسی پہنچ جانے کے بعد ان کے سفر کے لئے ایک بس اور ایک جیپ کا انتظام کیا گیا نیز تمام افراد قافلہ کے لئے ایک مہینہ کے لئے سامان خوراک و دیگر تمام ضروری اشیاء کا انتظام خاکسار نے کیا نیز بھاری تعداد میں سلسلہ کا لٹریچر بھی برائے تقسیم ساتھ لیا گیا۔ بس تو احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے اپنے سکول کی پیش کی مگر جیپ ایک ماہ کے لئے کرایہ پر حاصل کی گئی۔ اس کے علاوہ مشن کی ایک کار بھی ساتھ تھی۔ الغرض سفر کے کل انتظامات کماسی میں سر انجام دینے کے بعد مورخہ ۳ مارچ کو نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام افراد قافلہ کو تبلیغ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ اور جم کر صبر و تحمل کے ساتھ اپنے اپنے مقامات پر تبلیغ اسلام و احمدیت میں سرگرم رہنے کی تلقین کی۔ نیز مسجد میں اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد مبلغین کا یہ قافلہ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں شمالی اور بالائی ریجنوں کی طرف روانہ ہوا۔

کماسی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر دوپہر کے وقت قافلہ سب سے پہلے برانگ آہافو Brong Ahafo Region کے ہیڈ کوارٹر ٹیچی مان (Techiman) شہر میں رکا۔ اس ریجن میں ہماری متعدد جماعتیں موجود ہیں۔ ٹیچی مان شہر میں ہمارا مشن ہاؤس موجود ہے۔ اس ریجن کے انچارج مکرم مولوی عبد الوہاب ہیں۔ مشن ہاؤس کے قریب ہی ایک وسیع اور شاندار احمدیہ جامع مسجد زیر تعمیر ہے جس جامع مسجد کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے گذشتہ دورہ مغربی افریقہ کے دوران رکھا تھا۔ ٹیچی مان میں "مجلس نصرت جہاں" کے زیر اہتمام ایک شاندار احمدیہ ہسپتال بھی کھل چکا ہے۔ چنانچہ سب افراد قافلہ نے زیر تعمیر مسجد اور ہسپتال کی عمارت کو دیکھا جو اس وقت زیر تعمیر تھی۔ بیشتر احباب جماعت سے ملاقات کی اور دوپہر کے کھانے کے بعد جو وہاں کی جماعت نے پیش کیا۔ قافلہ آگے روانہ ہوا۔

ٹیچی مان سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک دریا آتا ہے۔ جسے بذریعہ Ferry عبور کرنے کے بعد ستر میل آگے قافلہ مقام بولے (Bole) پہنچا۔ شمالی ریجن میں ہمارے میدان تبلیغ کا یہ پہلا شہر تھا۔ اگرچہ اس علاقہ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے مگر عیسائی اپنے سکولوں اور اموال کی وجہ سے مسلمانوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب قافلہ کو لیکر سیدھے اس شہر کی جامع مسجد کی طرف گئے ہمارے وہاں پہنچتے ہی علاقہ کے مسلمان احباب ہمارے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور اس قدر بڑے قافلہ کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس علاقہ کے امام و نائب امام اور دیگر معززین کو اپنی آمد کی غرض و غایت بتائی اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ہمارے مبلغین کے اس تبلیغی پروگرام میں مدد کریں تاکہ اسلام کے دفاع کا کام تسلی بخش طور پر ہو سکے اور ان کو بتایا کہ ان پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ کیونکہ ہمارے مبلغین اپنے اخراجات اور خوراک کا مکمل سامان اپنے ہمراہ لائے ہیں۔ ان سے صرف اخلاقی مدد کی ضرورت ہے نیز ان کو اپنے پروگرام کے بارہ میں اطلاع دی کہ قافلہ پہلے "وا" (Wa) ٹھہر جائے گا۔ تاکہ وہاں کی احمدیہ سالانہ کانفرنس میں شرکت کر سکے۔ پھر وہاں سے ایک پارٹی مبلغین کی اس شہر میں تبلیغ کے لئے آئے گی۔ اور تین ہفتہ مسلسل اس علاقہ میں تبلیغ کرے گی۔ اس شہر کا امام اور معززین یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے قافلہ کو خوش آمدید کہا۔ اور ہر قسم کی ممکن مدد و تعاون کا یقین دلایا۔

بولے (Bole) شہر میں اپنا پروگرام طے کرنے کے بعد قافلہ آگے روانہ ہوا۔ اور مزید بیس میل آگے جا کر شام کے قریب ایک اور اہم مقام سولا (Sawla) پہنچا۔ یہاں پر بھی شہر کے امام اور معزز مسلمانوں سے ملاقات کر کے پروگرام طے کیا گیا۔ سولا سے مغرب کے بعد روانہ ہو کر اور مزید ستر میل سفر کر کے رات کے نو بجے کے قریب ہم "وا" شہر میں پہنچے اس شہر میں سرکاری طور پر بجلی کا انتظام نہیں۔ کہیں کہیں لوگوں نے اپنے طور پر جنریٹر لگائے ہوئے ہیں۔ یا گھروں سے لیمپوں یا لالٹین کی روشنی آتی ہے اور باقی اندھیرا ہوتا ہے چنانچہ جب ہم "وا" شہر میں داخل ہوئے تو راستے میں کہیں کہیں مدھم روشنیاں اور اندھیروں سے گزرتے ہوئے جب ہم وسط شہر میں پہنچے تو غیر متوقع طور پر اچانک ہماری نظروں کے سامنے بجلی کی روشنی نظر آئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دو بلند سفید مینار اور بڑی سفید عمارت بجلی کے قمقموں سے دلہن کی طرح سجی کھڑی ہے اور اس شہر کی مدھم روشنی اور اندھیرا بھری فضا میں کچھ ایسی جاذبیت اور حسن کے انداز میں کھڑی ہے کہ ہر آنے والے کا دل نظر پڑتے ہی ایسا موہ لیتی ہے کہ اس کا دل کشاں کشاں اس کی طرف کھچا چلا جاتا ہے۔ اور قدم اس کے راستہ کی طرف خود بخود اٹھتے چلے جاتے ہیں حتی کہ اس تک پہنچ کر ہی چین آتا ہے جبکہ ہمارے ساتھیوں نے ہمیں بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی جامع مسجد ہے۔ تو یہ سنکر ہمارا دل باغ باغ ہو گیا کہ اتنے دور دراز اور دشوار گذار علاقہ میں ایسی مخلص اور مضبوط جماعت کا وجود جسے اسلام سے اتنا عشق ہے کہ اس نے اس جیسی خوبصورت اور عظیم الشان مسجد تعمیر کر دی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی صداقت کی روشن اور واضح دلیل ہے۔

ہمارا خیال تھا کہ اس سارے شہر میں اگر کوئی قابل دید چیز ہے تو یہی احمدیہ مسجد ہی ہے۔ لیکن بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ نہ صرف اس شہر میں بلکہ سارے ملک غانا میں دو چند خاص چیزیں جو قابل دید ہیں اور جن کی فہرست ذرائع (Tourism) کو ملتی ہے۔ ان میں "وا" کی احمدیہ مسجد بھی شامل ہے۔ الغرض ہمارے قافلہ کی گاڑیاں مسجد کی مقناطیسی کشش سے اس کی طرف کھچی چلی جا رہی تھیں حتی کہ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑی جماعت مرد و زن اور اطفال کی ہمارے قافلہ کی منتظر کھڑی تھی قافلہ کے پہنچتے ہی نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی اور تمام شہر کو خبر ہوگئی کہ بڑا قافلہ آن پہنچا ہے۔

جماعت احمدیہ "وا" کی سالانہ کانفرنس

مورخہ ۳ مارچ کی رات کو قافلہ "وا" میں پہنچا۔ اگلے روز مورخہ ۴ مارچ سے ۶ مارچ تک شمالی ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس کا پروگرام تھا۔ "وا" شہر اور اس ریجن کے مختلف حصوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بڑی مخلص جماعتیں موجود ہیں۔ ان جماعتوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان میں متعدد احباب عربی زبان اور تعلیم اسلام کے عالم ہیں نیز "وا" میں "مجلس نصرت جہاں" کے زیر انتظام ایک احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول بھی بڑی کامیابی سے چل رہا ہے سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے کثرت سے نمائندگان

تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز امسال ہمارے قافلہ کی آمد کی وجہ سے بھی کانفرنس کی رونق دوبالا ہو گئی تھی۔ ہمارے مبلغین میں سے اگرچہ کئی بیس سال سے بھی زائد عرصہ سے کام کر رہے تھے۔ مگر انہوں نے ابھی تک اس علاقہ کو نہیں دیکھا تھا۔ ہمارے قافلہ کے افراد کی اکثریت ایسی تھی جو اس شمالی ریجن میں پہلی مرتبہ آئی تھی۔ اس لئے تمام مبلغین کے لئے یہ امر بھی خوشی کا باعث تھا کہ انہوں نے "ڈا" کی جماعت کی سالانہ کانفرنس میں پہلی بار شمولیت اختیار کر لی۔ الغرض مورخہ ۱۳ر مارچ کو بوقت نو بجے صبح کانفرنس کا افتتاح مکرم امیر صاحب نے دعا کے ساتھ کیا اور حاضرین کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز ان کو "نصرت جہاں سکیم" کے پروگرام سے مطلع کیا اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ اس کانفرنس میں مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب اور خاکسار نے بھی تقاریر کیں۔ نیز قیام "ڈا" کے ایام میں بھی خاکسار نے نماز عشاء اور فجر کے بعد تین مرتبہ درس دیا باقی ایام میں مکرم امیر صاحب اور دیگر مبلغین نے درس دیا۔ تیسرے دن کے پروگرام میں سالانہ مالی قربانی کا وقت تھا۔ چنانچہ جب قربانی کی تحریک کی گئی۔ تو ہر طرف سے چندہ کی رقوم جمع ہونی شروع ہو گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ساڑھے تین ہزار سیڈیز سے زائد رقم جمع ہو گئی۔ اس کے بعد اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ مکرم امیر صاحب نے کانفرنس کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

مبلغین کی حزب بندی اور میدانِ تبلیغ کو روانگی

قیام "ڈا" کے دوران تمام مبلغین کی حزب بندی کی گئی۔ ان کو سات حزبوں میں تقسیم کر کے ان کے سات لیڈر مقرر کئے گئے۔ اور شمالی اور بالائی ریجنوں میں سات اہم مقامات پر جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) وا (۲) گوریسی (Goepisi) (۳) تمیو (Tumu) (۴) بولے (Bole) (۵) سالاگا (Salaga) (۶) ڈامانگو (Damango) (۷) والے والے (Wale Wale) سات تبلیغی کیمپ قائم کئے گئے۔ اور تمام مبلغین کو یہ ہدایت کی گئی کہ انہوں نے خاص طور پر ان مقامات اور ان کے قریب قریب کے گاؤں میں ہی جم کر مسلسل پورا عرصہ کام کرنا ہے۔ تاکہ مفید نتائج برآمد ہو سکیں اور نئی جماعتیں قائم ہو سکیں۔

حزب بندی کے بعد تمام حزبوں میں ان کا راشن تقسیم کیا گیا جس میں ان کی ضرورت کی تقریباً ہر چیز شامل تھی مثلاً تیل، چائے، چاول، دودھ، چینی، صابن، نمک وغیرہ کافی اشیاء تھیں۔ اس کے علاوہ لیمپ، موم بتیاں اور مٹی کا تیل مہیا کیا گیا تھا اور پھر اس کے ساتھ ہر حزب کو متفرق اخراجات کے لئے نقد رقوم بھی دی گئیں تاکہ کام آسانی سے ہو سکے۔ نیز تمام حزبوں کو ان کے حصے کا لٹریچر بھی برائے تقسیم دے دیا گیا۔ اور مورخہ ۱۸ر مارچ کی صبح کو "ڈا" کے چھ گروپوں کے مبلغین کو دعا کے ساتھ ان کے کیمپوں کی طرف روانہ کیا ساتواں کیمپ "ڈا" میں تھا۔ اس میں مکرم امیر صاحب کے ہمراہ خاکسار اور دیگر مبلغین کام کر رہے تھے۔ ہم نے چند دن "ڈا" میں دفتری امور کو سرانجام دیا۔ نیز جماعت "ڈا" کے احباب کو تبلیغی اور تربیتی امور میں بیدار کیا اور ان کے ممبروں کو بھی تبلیغ کے لئے باہر بھجوایا۔ نیز "ڈا" میں ایک کلاس قرآن مجید اور دینی مسائل سکھانے کے لئے کھولنے کی مکرم امیر صاحب نے ہدایات دیں۔ اور "ڈا" میں متعدد احباب کو تبلیغ کی گئی۔ مورخہ ۲۰ر مارچ کو مکرم امیر صاحب کے ہمراہ خاکسار و دیگر مبلغین "ڈا" کیمپ سے ایک گاؤں چیرے ([illegible]) میں گئے جو دس میل پر واقع ہے وہاں پر ہماری ایک چھوٹی مخلص جماعت قائم ہے۔ نیز ایک مسجد بھی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو اسلامی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہونے کی تلقین کی اس کے بعد ہم افراد جماعت کے ہمراہ اس گاؤں کے چیف کو ملے۔ اور چیف اور اس کے لوگوں کو حق کی تحقیق کی طرف توجہ دلائی۔

چونکہ ہمارے کیمپ کی ذمہ داری میں تمام کیمپوں کی نگرانی اور ان کی راہنمائی کرنا تھا۔ اس لئے مورخہ ۲۲ر مارچ کو ہم ایک کیمپ گوریسی (Goepisi) کے دورہ پر گئے یہ کیمپ "ڈا" سے بیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں پر پانچ مبلغین مصروف تبلیغ تھے۔ وہاں پر بھی ہماری ایک مضبوط اور مخلص جماعت موجود ہے۔ نیز ایک مسجد بھی ہے۔ لہذا تمام احباب جماعت کے ہمراہ وہاں پر نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ پھر مبلغین سے ان کے کام کی رپورٹ سنی گئی۔ اور ان کو مناسب ہدایات دی گئیں۔ نیز تمام احباب جماعت کے ہمراہ وہاں کے چیف اور غیر از جماعت احباب سے ملاقات کی گئی۔ اور ان کو مل کر باطل کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس علاقہ میں ہم نے جہالت کو دوسرے کئی علاقوں سے زیادہ پایا۔ خود چیف اور دیگر لوگ بہت قدامت پسند مسلمان واقع ہوئے ہیں۔ دوران گفتگو معلوم ہوا کہ یہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے حق میں نہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں کہ تعلیم سے بچے خراب ہو جاتے ہیں اور عیسائی بن جاتے ہیں۔ اسی طرح کم علمی کی یہ حالت ہے کہ جب مکرم امیر صاحب نے چیف کو جو کہ حاجی ہے۔ یہ بتایا کہ ترقی یافتہ عیسائی قومیں تو اب چاند تک پہنچ چکی ہیں تو چیف یہ خبر باور کرنے کو تیار نہ تھا۔ بلکہ اس نے کہا کہ عیسائی قومیں جھوٹ بولتی ہیں چاند تو بہت دور ہے وہاں تک جانے کے لئے صدیوں چلنا پڑے گا۔ یہ بات سن کر ہم سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اس پر جب ان کو مکرم امیر صاحب نے ہوائی جہازوں کی تیز رفتاری کے کارنامے بتائے تو ساری مجلس ہنس پڑی اور چیف بھی دوبارہ غور کرنے پر مجبور ہوا کہ واقعی بات سچ ہی ہوگی الغرض اس علاقہ میں تعلیم بہت کم ہے۔ اور لوگوں میں قدامت پرستی اور تعصب ہے مگر پھر بھی ہمارے مبلغین کے قیام اور تبلیغ سے امید ہے کہ ان لوگوں میں بیداری پیدا ہوگی۔ ہمارے اس دورہ کا ان پر بہت اچھا اثر رہا۔ اس علاقہ میں کیمپ کی مساعی سے متعدد احباب نئے داخل سلسلہ ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ شام کو جب اس کیمپ سے واپس "ڈا" پہنچے تو ہمیں یہ خوش کن خبر موصول ہوئی کہ "بیلمو" کیمپ کے علاقہ سے ایک تعلیم یافتہ اور بارسوخ دوست معہ فیملی داخل سلسلہ ہو گئے ہیں۔ نیز یہ کہ وہاں پر کئی احباب احمدیت کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔

چونکہ مکرم امیر صاحب نے بعض ضروری امور کے لئے اکرا جانا تھا۔ نیز خاکسار نے بھی ضروری کاموں کے لئے کماسی جانا تھا اس لئے ہم دونوں ۲۵ر مارچ کو چند دنوں کے لئے کماسی آ گئے مکرم امیر صاحب معہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب اور ان کی فیملی کے مورخہ ۲۷ر مارچ کو اکرا سے واپس کماسی آئے مکرم ڈاکٹر صاحب پاکستان سے تشریف لائے تھے اور ٹیچی مان احمدیہ ہسپتال کے انچارج مقرر ہوئے تھے۔ چونکہ ان کے ہسپتال کے افتتاح میں ابھی کچھ دن باقی تھے۔ اس لئے مکرم ڈاکٹر صاحب کو کماسی میں چھوڑ کر ہم پھر مورخہ ۲۸ر مارچ کو شمالی و بالائی ریجنوں میں تبلیغ اور مبلغین کے کیمپوں کی نگرانی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس مرتبہ ہمارے ساتھ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب بھی تھے۔ جو چند دن پہلے کماسی میں ضروری کاموں کو سرانجام دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ہم تینوں اسی دن کماسی سے ایک سو بیس میل کا سفر کر کے اندر اسنڈمیں یے جی (Yeji) کے مقام پر ایک بڑی فیری (Ferry) سے عبور کر کے سالاگا (Salaga) شہر میں پہنچے۔ اس شہر میں ہمارا ایک تبلیغی کیمپ قائم تھا جس کے لیڈر مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب تھے تمام مبلغین سے ان کے تبلیغی حالات سنے معلوم ہوا کہ مبلغین کے اس علاقہ میں آنے سے تمام مسلمان بے حد خوش ہیں اور بہت تعاون کر رہے ہیں اور وہاں کا مسلمان پیراماؤنٹ چیف اور اس کے اکابر و علماء بھی بہت خوش اور مداح ہیں۔ ان کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا تھا جس سے انہوں نے بہت استفادہ کیا۔ یہ علاقہ مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ متعدد لوگ عربی زبان کے عالم ہیں۔ یہاں پر گونجا (Gonja) قبیلہ کے لوگ آباد ہیں۔ یہ مسلمان قبیلہ ہے اس قبیلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ جنگجو اور بہادر ہیں۔ رپورٹ سے ہمیں یہ بھی خوش کن خبر ملی کہ اس شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر مشرکین کے ایک گاؤں میں مبلغین کی تبلیغی کوششوں سے اٹھارہ نئے افراد نے اسلام قبول کیا ہے اور نئی جماعت قائم کی ہے۔ شام کو ہم نے سالاگا شہر کے معززین اور سٹی کونسل کے چیئرمین اور مسلم ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری سے ملاقات کی اور ان کو تبلیغ کی۔ دوسرے دن صبح کے وقت ہم اس گاؤں کے دورہ پر گئے جہاں حال ہی میں مشرک قبیلہ کے لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس گاؤں کا نام کوکمبو ([illegible]) ہے وہاں پر نو احمدی احباب سے ملاقات کی گئی نیز وہاں کے چیف اور اس کے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور چیف سے اس گاؤں میں نو مسلموں کے لئے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک بڑا قطعہ زمین حاصل کیا گیا چیف نے خود زمین کی نشاندہی کرائی۔ وہاں سے واپس سالاگا آ کر ہم سالاگا کے پیراماؤنٹ چیف کی ملاقات کے لئے گئے۔ چیف کو ہمارے آنے کی اطلاع پہلے سے کی جا چکی تھی۔ اس لئے وہ اپنی ریاست کے تمام اکابر اور علماء سمیت ہمارا منتظر بیٹھا تھا۔ سب نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ پھر مکرم امیر صاحب نے اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کی کہ ہم یہاں کے مسلمانوں کی دینی خدمت کیلئے آئے ہیں اس کے جواب میں چیف نے بتایا کہ وہ خود عیسائیت کی چالوں سے سخت نالاں ہیں مسلمان بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ اس نے زور دیا کہ مسلمانوں کو اس شہر میں ایک مسلم سیکنڈری سکول کی اشد ضرورت ہے۔ نیز ایک ہسپتال بھی یہاں کھولنا چاہیئے۔ سکول اور ہسپتال کیلئے زمین دینے اور ہر ممکن مدد و تعاون کیلئے یقین دلایا۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے جواب دیا کہ وہ ٹمالے جو کہ وہاں کا ہیڈکوارٹر ہے جا کر چیف ایگزیکٹو آفیسر سے ملیں گے اور اس بارہ میں اس سے معاملہ طے کریں گے۔ اور منظوری کے بعد جلد سکول کھولنے کی کوشش کی جائے گی۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری

سال ۱۹۵۷ء سے اجتماع انصاراللہ کو یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ اس تقریب سعید پر خلیفۂ وقت تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔ انصار کے اس غیر معمولی شرف کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب کہ حضور انصار کے صدر تھے فرمایا:۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان انصاراللہ کے اجتماع میں فرمایا ہے۔ حضور کا خاص ہمارے اجتماع میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمانا اپنے اندر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ یاد دلانا چاہتا ہے کہ تحریک جدید کے سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داری انصاراللہ پر عائد ہوتی ہے۔"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے چندوں کے وعدوں اور وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو جس نے تحریک جدید کے چندے میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں ادا کریں۔"

ماہ ہجرت (مئی) کا مہینہ ختم ہوگیا ہے۔ سو ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنی عزیز کمائی میں سے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے قربانی پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے خلافت کا انعقاد

گوکھووال چک ۲۷۶ ر ب ضلع لائل پور۔

جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۷۱ء کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے "خلافت احمدیہ" اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے خلافت کے نظام کی ضرورت، اہمیت اور برکات پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال)

کنری ضلع تھرپارکر

جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر کا جلسہ یوم خلافت ۲۸ر مئی بروز جمعہ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ماسٹر عبدالغفور صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالباقی صاحب مکرم سیف علی صاحب مکرم ماسٹر فضل دین صاحب طارق۔ ملک تنویر احمد صاحب صدر جلسہ اور خاکسار نے خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکات پر تقاریر کیں ایک طفل طلعت فاروق نے بھی تقریر کی۔

(محمد سعد معلم اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

میرپور خاص

جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم مولوی شوکت حسین صاحب شاد مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ جو مکرم اکرم شاہ صاحب نے کی اس کے بعد مکرم مرزا عبدالحمید صاحب اور مکرم صدر صاحب نے خلافت احمدیہ اور خلافت کی برکات کے موضوع پر تقاریر کیں اور جلسہ اجتماعی دعا کے بعد برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ میرپور خاص)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر صاحب الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

وعدہ جات میں چوالیس فی صد اضافہ

اور

سات لاکھ نوّے ہزار روپے کا ٹارگٹ

سیکرٹریان تحریک جدید سے خصوصی درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ مورخہ ۲۳ر ہجرت ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۳ر مئی ۱۹۶۹ء) میں فرمایا:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں اپنی ایک عظیم یادگار چھوڑی ہے۔ اور ... آپ ایک لمبا عرصہ اسلام کی ضروریات جماعت کے سامنے رکھ کر جماعت کو آہستہ آہستہ تربیت اور قربانی اور ایثار کے میدانوں میں آگے سے آگے لے جاتے چلے گئے۔ دوسرا نمایاں پہلو پاک و ہند سے باہر جماعتوں کا قیام ہے"

مذکورہ خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وعدوں کو سات لاکھ نوّے ہزار روپے تک پہنچایا جائے۔ یہ اسی وقت عملی جامہ پہن سکتا ہے جب کہ ہر جماعت اپنے وعدہ جات میں تحریک جدید کے سال ۳۴/۳۵ کی نسبت چوالیس فیصد اضافہ پیش کر دے۔ اس قدر اضافہ بظاہر مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر آپ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایات کو مدنظر رکھیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے تو انشاء اللہ آپ ٹارگٹ سے بھی کہیں زیادہ قربانی پیش کر سکیں گے۔

۱۔ لجنہ کو حضور رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی یاد دہانی عمل میں لا کر مستورات اور بچوں سے بھی چندہ لیا جائے۔

۲۔ مقامی جائزہ کے بعد جو افراد مالی حیثیت سے کم حصہ لے رہے ہوں ان سے معقول اضافہ کروائیں۔ حتیٰ کہ ان کا چندہ ان کی حیثیت کے مطابق ہو جائے۔

۳۔ مخیّر اور ذی ثروت دوستوں کو سابقین خاص (ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد قربانی والوں) میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔

سیکرٹریان تحریک جدید سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ ان خطوط پر کام کر کے نتائج سے جلد از جلد اطلاع بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور حضور اقدس کی خاص دعاؤں کے وارث بنیں۔ (وکیل المال اوّل، تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی مکرم محمد اسحٰق صاحب نثار مربی اطفال الاحمدیہ (ضلع لاہور) بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جمیل۔ بیت اللباس۔ گولبازار ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم ان دنوں ایک سخت مشکل میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ اور مشکل کو احسن رنگ میں حل فرما دے۔

(عبدالمحسن محمود۔ دارالعلوم۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کا پچھلے دنوں اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن گو کامیاب ہو گیا لیکن ابھی کچھ تکلیف باقی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو بھی دور فرما دے۔

(بشیر احمد ناصر۔ کارکن اصلاح و ارشاد)

۴۔ مکرمہ سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ بیگم مکرم ملک سعید احمد صاحب کراچی نے اپنے بچے ملک رشید احمد صاحب کے بخیریت امریکہ پہنچنے اور کامیاب زندگی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا کی ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بچوں اور بچیوں کی ذمہ داریوں سے اچھے طور پر عہدہ برآ کرے اور سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ (عبدالرحمٰن ربوہ)

والد حکیم صوفی دین محمد صاحب احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ بعارضہ اختلاج قلب چند دنوں سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (بشیر احمد۔ گوجرانوالہ)

۵۔ خاکسار کے ایک دوست سکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے سر میں سخت چوٹ آئی اور ایک بازو بھی ٹوٹ گیا احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد لائل پور شہر)

خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں مرکزی تربیتی کلاس کے اختتام پر حضور کا روح پرور خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور کی خدمت میں یہ اعداد و شمار رکھے گئے تو حضور نے ان پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ جن مجالس کے نمائندے اس کلاس میں شامل نہیں ہوئے انہیں توجہ دلائی جائے تاکہ آئندہ سو فیصدی مجالس کی حاضری ہو۔

اس کلاس کا افتتاح ۸ ہجرت (مئی) کو مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق رئیس التبلیغ غانا نے فرمایا تھا۔ پروگرام روزانہ صبح نماز تہجد سے شروع ہوتا تھا نماز فجر کے بعد اجتماعی ورزش ہوتی تھی۔ روزانہ ۷½ بجے سے ۱۲ بجے تک تعلیم دی جاتی تھی جس میں قرآن مجید حدیث فقہ علم کلام۔ قواعد عربی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ شہری دفاع اور طبی امداد کا مقررہ نصاب پڑھایا جاتا تھا طلباء کو تقریری مشق کا موقع بھی دیا گیا نماز عصر کے بعد روزانہ مختلف اہم دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر ہوتی تھیں نماز مغرب سے قبل روزانہ کھیلوں کا پروگرام ہوتا تھا جس میں فٹ بال رنگ۔ ٹیبل ٹینس کھیلنے اور وزن اٹھانے کی مشق کرنے کا انتظام تھا۔ ایک روز دو گھنٹہ کے لئے وقار عمل بھی منایا گیا جس میں سب طلباء نے شوق سے حصہ لیا

۱۰/ احسان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمس ناظم اعلیٰ نے کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے مکرم محمد شفیق صاحب قیصر انعامات کی تفصیل کا اعلان کرتے جس کے بعد باری باری طلباء آکر حضرت مولوی صاحب سے مصافحہ کرتے تھے اور اپنا تعارف کراتے تھے۔

بعد نماز مغرب ایوان محمود میں دعوت طعام کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس اختتامی تقریب اور دعوت طعام میں کلاس میں شامل ہونے والے جملہ طلباء کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ مبشرین اسلام اور احباب شامل ہوئے اور اس طرح خدام الاحمدیہ کی یہ مرکزی اٹھارہویں تربیتی کلاس بہت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

گمشدہ چابیاں

دو عدد چابیوں کے گچھے ۱۴ ہجرت کو محلہ دار الرحمت غربی ریلوے اسٹیشن ربوہ کے درمیان کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

سرفراز احمد خان دار الرحمت غربی ربوہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد یوسف صاحب آف لائلپور کی وفات

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال حلقہ مسجد فضل لائلپور شہر کی اہلیہ صاحبہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۸/۷ تین بجے بعد دوپہر قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ بہت ہی نیک دعا گو۔ مخلص اور سلسلہ کی فدائی تھیں مورخہ ۹/۷ صبح سوا آٹھ بجے لائلپور شہر کے مقامی احباب نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور نے نماز جنازہ پڑھائی چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لہذا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا اور بعد تدفین محترم قاضی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز مکرم شیخ محمد یوسف صاحب اُن کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

(خاکسار حافظ محمد اکرم حفیظ
انچارج فضل عمر لائبریری۔ امین پور
گول بازار (منشی محلہ) لائلپور)

درخواست دعا

مکرم شریف احمد صاحب آف احمد نگر کارکن بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کئی روز سے سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

حکیم محمد اسلم فاروقی ربوہ۔

بہتر مستقبل کے لئے

دو نئے
قرضے
آج جاری ہو رہے ہیں

۵½ فیصد قرضہ برائے ۱۹۷۹-۸۰

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۷۹ و ۱۴ جون ۱۹۸۰ مساوی قیمت پر قابل ادائیگی
قیمت اجراء: ۵۰/۹۹ روپیہ ہر ۱۰۰ روپے کے لئے

۶ فیصد قرضہ برائے ۱۹۹۱
تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۹۱ کو مساوی قیمت پر ادائیگی ہوگی
قیمت اجراء: ۱۴ جون ۱۹۷۱ تا ۱۹ جون ۱۹۷۱ کسی بھی دن ۱۰۰ روپے
۲۱ جون ۱۹۷۱ تا ۲۶ جون ۱۹۷۱ - ۱۰۰/۱۲ روپیہ
بعد ازاں قیمت میں تا اطلاع ثانی ۱۲ پیسے فیصد فی ہفتہ کے حساب سے اضافہ ہوتا رہے گا۔

ا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لائلپور۔ حیدرآباد۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ کھلنا۔ بوگرہ اور راجشاہی
ب۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر نہیں ہیں۔ وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جہاں سرکاری خزانہ کا کاروبار ہوتا ہے۔
ج۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک یا نیشنل بینک کے دفاتر نہیں ہیں۔ وہاں سرکاری خزانہ کے دفاتر میں۔

وزارت مالیات حکومت پاکستان نے جاری کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴